بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم رسفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ | ۳۱ ہجرت ۱۳۴۸ ہش | ۳۱ مئی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۲۴

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۳۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کل معدہ میں سوزش کی وجہ سے ناساز رہی۔ آج صبح بفضلہ تعالیٰ کل کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۳۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ اور ہر وقت تکان سی محسوس ہوتی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں:

—• مکرم مولوی محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری (8-59 نارتھ کالونی کھاریاں کینٹ) گزشتہ ایک سال سے شدید بیمار ہیں۔ آپ کے تمام جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلی ہوئی ہیں۔ ہر قسم کے ڈاکٹری، طبی اور ہومیوپیتھک علاج کے باوجود مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ بیماری پوری شدت کے ساتھ باربار عود کر آتی ہے۔ اس عرصہ میں آپ متعدد بار ہسپتال میں بھی زیر علاج رہ چکے ہیں۔ پہلے پاؤں اور ٹانگیں سوج گئی تھیں۔ اب سوجن تو اتر گئی ہے۔ لیکن پھوڑوں۔ پھنسیوں کی تکلیف تاحال قائم ہے۔ طویل بیماری کی وجہ سے ضعف بہت بڑھ گیا ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ وہ سب دوستوں کا جو ان کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں شکریہ ادا کرتے ہیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے

جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی

(۱) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی قابلِ فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریک دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات کا یہ بھی ایک اثر اور نمونہ ہے کہ وہ کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)

ربوہ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

آنحضور کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر علماء کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ــ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ ہجری مطابق ۲۹ مئی ۱۹۶۹ء کو یہاں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء نے سلسلہ نے سرورِ کائنات، فخر موجودات جامع جمیع صفاتِ حسنہ وکمالات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر کے دوران حضور کے انتہائی ارفع واعلیٰ مقام، فہم وادراک سے بالا شان، مخلوقات پر حضور کے بے پایاں احسانات اور حضور کی عشق و محبت کے رنگ میں کامل پیروی واتباع کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز بعض اصحاب نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا عربی و اردو کلام سنانے کے علاوہ متعدد شعراء نے اپنا نعتیہ کلام پیش کر کے آنحضور کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(جلسہ کی کسی قدر مفصل روداد آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

انبیاء علیہم السلام کا طریق کار

(۲)

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت راشدہ قائم ہوئی۔ مگر چار خلفائے راشدین کے بعد بادشاہت آگئی خلافت راشدہ کے اختتام کے تاریخی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں میں سیاست درآئی تھی یہ ایک بہت بڑا سبق تھا جو ملتِ اسلامیہ کو دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کا کام تو نہیں رکا۔ اشاعت اسلام کا کام تو اللہ تعالےٰ کے مقررہ طریق پر ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ مجددین اور ان کے پیرو یہ کام سرانجام دیتے چلے آئے ہیں اور ایک نظام کے ساتھ مسلمان درویش اسلام کا پیغام مختلف اقوام تک پہنچاتے چلے آئے ہیں جس سے یہ سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ اشاعت اسلام بادشاہوں کی مرہون نہیں اور نہ سیاست کاری کو اس میں کوئی دخل ہے۔ بلکہ صرف انبیاء علیہم السلام کا طریق کار ہی اشاعت اسلام کے لئے آج تک مؤثر رہا ہے اور دنیا کو منکرین اسلام کے اس اعتراض کا زندہ تاریخی ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ اسلام کی اشاعت میں نہ تو تلوار کا اور نہ سیاست کاری کا کوئی دخل ہے۔ بلکہ اسلام میں داخلی خوبیاں ہیں کہ جو کسی بیرونی سامان کی مدد کے بغیر صرف اللہ تعالےٰ کی مشیت سے ہی کامیاب ہوتی رہی ہیں اور آئندہ بھی ہونگی۔

صرف ماضی کی تاریخ ہی اس کی شاہد نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ حال میں بھی اہل نظر دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں جہاں جبر یا سیاست کاری سے اسلام کو غالب کرنے کی تحریکیں "مغربی آزمودوں" کے تتبع میں اٹھی ہیں وہیں دہریت اشتراکیت اپنی نہایت گھناؤنی صورت میں ابھری ہے اس کی نہایت واضح مثال ممالک عرب سے ملتی ہے۔ اور بعض عرب ملکوں میں اشتراکیت سے جو گل کھلائے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ ایک نفسیاتی سوال ہے جس کا تجزیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی کئی طریقوں سے فرمایا۔ یہاں صرف احمدیت کے پیغام سے ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے:۔

"جب خلافتِ ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا۔ تو مصر کے بعض علماء نے بعض رازداروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا۔ کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جا رہا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی۔ لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے راستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک ایک ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی۔ لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائے گی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی۔ جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی۔ کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی چنانچہ جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی وہ حکومت کی طالب نہیں تھی۔ انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ... یہی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا۔ اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی۔ ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں۔ بے انصافیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس رویہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے۔ مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہ راست نہیں ٹکراتے تھے۔ اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا کہ ہم سے براہ راست ٹکراتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔"

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۴ و ۲۵)

درود ان پر سلام ان پر زباں پر بار بار آئے

رسولِ ہاشمی آئے عرب کے تاجدار آئے
"درود اُن پر سلام اُن پر زباں پر بار بار آئے"

فلک سے یہ ندا آئی کہ محبوبِ خدا آئے
وہ مظلوموں کے حامی بن کے آئے غمگسار آئے

لقب جن کو ملا یارِ خدا سے "رحمتِ عالم"
یتیموں کے لئے بنکر علاجِ دلفگار آئے

جہاں میں تھا جہالت کا اندھیرا چار سو چھایا
سراجِ نور بار آئے وہ مہرِ تابدار آئے

ہوئے جاری جہاں میں پھر سے چشمے نور و رحمت کے
خزاؤں میں بہار آئی، جو بنکر وہ بہار آئے

عقیدت کی شرابِ ناب کا اک جام دے ساقی
کہ امجد کے دلِ بیتاب کو شاید قرار آئے

محمد یعقوب امجد

تنزانیہ میں تبلیغِ اسلام

وسیع علاقوں کے دورے ۔ تقاریر اور تبادلہ خیالات ۔ لٹریچر کی تقسیم ۔ درس و تدریس

(مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق ۔ از دارالسلام)

(۲)

موروگورو مشن

موروگورو کا قصبہ دارالسلام سے سوا سو میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں گزشتہ سے پیوستہ سال مشن جاری کیا گیا تھا۔ اس وقت بفضلہ تعالےٰ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی موروگورو میں مصروفِ کار ہیں۔

مشن کی عمارت کا افتتاح

خدا کے فضل و کرم سے مکرم چوہدری صاحب موصوف کی زیرِ نگرانی جماعت کے احباب کی کوششوں کے نتیجہ میں اب مشن کی عمارت موروگورو میں تعمیر ہو چکی ہے جس کا افتتاح یکم صلح کو مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اجتماعی دعا سے کیا۔ اسی روز ایک بکرا صدقہ کیا گیا جس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ تمام وہ دوست جنہوں نے تعمیر کے لئے مالی قربانیاں دی ہیں ان کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ مکرم ڈاکٹر الحاج طفیل احمد صاحب ڈار صدر جماعتِ احمدیہ موروگورو نے تعمیر کے لئے ۹ ہزار شلنگ کے وعدہ میں سے اکثر حصہ ادا کر دیا ہے مکرم چوہدری ظہیر احمد صاحب آف ٹبورنے دس ہزار شلنگ کی گرانقدر رقم اس کام کے لئے دی۔

اب مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہے احباب دعا فرمائیں کہ مسجد کی تعمیر بھی جلد از جلد تکمیل پذیر ہو سکے۔ آمین۔

وقارِ عمل

احبابِ جماعت نے ایک بار مشن کے پلاٹ میں اجتماعی وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد وقارِ عمل شروع ہوا۔ دو گھنٹے تک احباب نے پلاٹ میں سے گھاس کاٹی اور صفائی کی۔

حج پر تقریر

امسال مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار صدر جماعتِ احمدیہ موروگورو کو اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائی۔ حج سے واپسی پر آپ نے دارالسلام اور موروگورو میں حج کے آنکھوں دیکھے حالات بیان فرمائے۔ آپ کی تقریر سواحیلی زبان میں تھی۔ جس سے تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ آپ جماعت کے لئے آبِ زمزم بھی لائے تھے۔

دَورے

مکرم مولانا چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی وقتاً فوقتاً موروگورو کے قرب و جوار میں دَورے کر کے پیغامِ حق پہنچاتے رہے۔ آپ نے مکوپونی، کلوسا اور مزیمبو کے دَورے کئے جس سے متعدد افراد تک پیغامِ حق پہنچایا۔

مکوپونی کا دَورہ علی الخصوص بہت ہی کامیاب رہا۔ یہاں نہایت ذوق و شوق سے لوگوں نے آپ کی باتیں سنیں آپ نے وہاں کی جامع مسجد میں نمازِ ظہر پڑھائی تو کثرت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ واپسی پر اجتماعی دعا میں تو دیگر لوگ بڑے شوق سے آئے اور دعا میں شامل ہوئے۔ یہاں بفضلہ تعالےٰ اب ایک مضبوط اور خدمتِ اسلام کے جذبے سے سرشار جماعت قائم ہو چکی ہے۔ مولانا صاحب موصوف کی آمد پر جماعت کے احباب بہت خوش ہیں۔

تبلیغ

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے متعدد افراد تک خود جا کر پیغامِ حق پہنچایا۔ بہت سے لوگ آپ سے ملنے کے لئے مشن ہاؤس میں آئے۔ ان افراد میں ایک پادری صاحب بھی شامل ہیں جو کہ ایک مسلمان شیخ کے بیٹے ہیں مگر بد قسمتی سے اسلام سے بدظن ہو کر عیسائیوں کے منادبن چکے ہیں۔ مکرم مولانا صاحب سے طویل گفتگو کے بعد اب ان کا ایمان عیسائیت سے اُٹھ گیا ہے اور دوبارہ اسلام میں داخل ہونے کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ آپ نے متعدد طلباء۔ تجار اور دیگر افراد کو بھی تبلیغ کی جن میں ممبرانِ پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔

درس و تدریس

ہمارے مبلغ روزانہ نمازِ عصر کے بعد بچوں کو دینیات پڑھاتے رہے جمعہ کے روز حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات سواحیلی میں احباب کو سناتے رہے۔

موروگورو میں اب بفضلہ تعالےٰ سلسلہ کی کتب و اخبارات کی فروخت کافی ہے۔ لوگوں میں اسلام پر جماعت کا شائع شدہ لٹریچر پڑھنے کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔

ٹبورا مشن

ٹبورا میں اس وقت مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب رازی، مکرم مولوی عبدالباسط صاحب اور ایک افریقن معلم عبداللہ علی صاحب اعلائے کلمہ حق میں مصروف و مشغول ہیں۔

سکولوں میں تقاریر

ٹبورا کے مبلغین کو یہاں کے سکولوں میں اکثر اوقات تقاریر کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے چنانچہ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مکرم رازی صاحب نے دو سکولوں میں حج اور قربانی پر تقاریر کیں۔ مکرم باسط صاحب نے دو تقاریر حج پر کیں اور بعد میں طلباء کے استفسارات کے جوابات بھی دئے۔

مختلف سکولوں میں ہمارے تینوں مبلغین کو دینیات پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔ یہ پروگرام خدا کے فضل سے بہت عمدہ نتائج کا حامل ہے۔ اکثر طلباء جو ہماری دینیات کلاسز میں شامل ہوتے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں گہرا اثر لیتے ہیں۔ ان طلباء میں سے بعض کو قبولیتِ احمدیت کی توفیق بھی ملی ہے۔

مرکزی جیل میں بھی تینوں مبلغین کو وقتاً فوقتاً جا کر قیدیوں کے ساتھ مذہبی و اخلاقی گفتگو کا موقع ملتا رہا۔

استقبالیہ دعوت

مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کی ٹبورا میں آمد پر جماعت نے ایک استقبالیہ دعوت کی جس میں معززینِ شہر اور سرکاری افسران کو بھی مدعو کیا۔ اس موقع پر مکرم باسط صاحب نے سواحیلی زبان میں مختصر سی تقریر بھی کی جس میں احمدیت کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب سے آپ کا تعارف شہر کے اکثر معززین و دیگر سرکاری افسران سے ہو گیا۔

ہمارے سکول

ٹبورا کے نواح میں ہمارے دو پرائمری سکول بھی قائم ہیں جن میں سے ایک سکول تو کافی عرصے سے جاری ہے اور مضبوط بنیادوں پر قائم و دائم ہے مگر دوسرا سکول بمقام Kikunga حال ہی میں شروع کیا گیا ہے۔ اب حکومت نے اسے بھی رجسٹر کر لیا ہے۔ دونوں سکولوں کو مکرم رازی صاحب بہت جانفشانی اور تندہی سے چلا رہے ہیں۔ بفضلہ تعالےٰ سکول کی تعمیرات کا کٹھن کام بھی آپ کی محنتِ شاقہ کی وجہ سے قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ ان سکولوں کی وجہ سے قرب و جوار کے بچے علمی لحاظ سے بہت مستفید ہو رہے ہیں۔ ٹبورا کی جماعت کے مخیر احباب وقتاً فوقتاً ان سکولوں کی مالی امداد بھی کرتے رہتے ہیں۔

مکرم رازی صاحب نے محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسران کو سکول کا معائنہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ افسران معائنہ کے لئے آئے اور تمام انتظامات دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

تبلیغ:- مکرم مولوی عبدالباسط صاحب کی آمد پر مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب رازی نے علاقے کے تمام ریجنل اور ڈسٹرکٹ افسران سے ان کے دفاتر میں متعارف کرایا۔ اور انہیں لٹریچر پیش کیا جسے انہوں نے بصد خوشی قبول کیا۔

مشن میں زائرین اسلام و احمدیت پر معلومات حاصل کرنے کے لئے آتے رہتے

چند طلباء باہر سے آئے اور دو دن وہاں رہ کر معلومات حاصل کرتے رہے۔

مکرم عبدالباسط صاحب سواحیلی سیکھنے میں پوری توجہ سے مصروف ہیں۔ گو ساتھ ساتھ مشن میں آنے والے زائرین سے بھی گفتگو کرتے رہے۔ علاوہ ازیں کیتھولک پادری اور معمودین چرچ کے انچارج سے اکثر آپ کی گفتگو رہی۔

ہمارے افریقن معلم بھی تبلیغ و فروخت لٹریچر کا کام کرتے رہے۔ بفضلہ تعالیٰ ٹبورا میں فروخت لٹریچر کی رفتار اچھی ہے۔

درس و تدریس

مکرم عبدالرشید صاحب رازی روزانہ درس دیتے رہے۔ مکرم عبدالباسط صاحب روزانہ بعد نماز عصر بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ ایک نوجوان اردو اور ایک انگریزی بھی پڑھتا رہا۔

لجنہ اماء اللہ کا ایک اجلاس مکرم رازی صاحب نے بلایا اور لجنہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم عبدالباسط صاحب نے بھی لجنہ سے خطاب کیا۔

موانزا مشن

موانزا میں ہمارے مبلغ مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں مشغول ہیں۔

دورے

مکرم حافظ صاحب نے موانزا کے گرد و نواح میں ۱۸۰ میل میں پھیلے ہوئے علاقوں کے دورے کرکے کثیر افراد تک پیغامِ احمدیت پہنچایا۔ آپ نے علاقہ شنیانگا کے دورہ کے دوران وہاں کے ایریا کمشنر اور سیکرٹری سے ملاقات کی سیکرٹری صاحب کے دفتر میں اس وقت حرمتِ خنزیر کی وجوہات پر بحث ہو رہی تھی۔ مکرم حافظ صاحب نے بالوضاحت حرمت خنزیر کی حکمت پر روشنی ڈالی جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ آپ نے ہائی کورٹ کے ایک جج سے ملاقات کرکے انہیں مسیح کی آمد ثانی کی خوشخبری سنائی جج صاحب غور سے آپ کی باتیں سنتے رہے آپ ایک سکول میں گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے آپ سے درخواست کی کہ مسلمان بچوں کو آپ دینیات پڑھائیں چنانچہ حافظ صاحب نے اس روز تمام مسلمان طلبہ کو دینیات پڑھائی اور بچوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ایک طالب علم کے استفسار پر آپ نے جمع و تدوین قرآن پر طلبہ کو نوٹس لکھائے۔

ایک دوسرے سکول میں آپ گئے تو وہاں ایک استاد نے آپ سے قرآن کریم خریدا۔ ایک پادری کو اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) دی۔ نیز بیس دیگر افریقنوں کو تبلیغ کی۔

Kahama کا دورہ بھی بہت کامیاب رہا۔ آپ نے سرکاری دفاتر میں بعض افسران سے ملاقات کی۔ ایک چرچ میں دو پادریوں سے گفتگو کی علاوہ ازیں کئی افراد تک پیغامِ حق پہنچایا۔ ایک دکان پر اخبارات برائے فروخت رکھوانے کا انتظام کیا۔

Itanda ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مکرم حافظ صاحب نے سکول میں جاکر طلباء کو اسلام کے بارہ میں معلومات بہم پہنچائیں۔ یہاں اکثر عربوں کی دکانیں ہیں۔ آپ نے چند عربوں کو کو سلسلہ کی کتب دیں اور اپنے بچوں کو دین سکھانے کی طرف توجہ دلائی۔

Kinkare کے علاقے میں بھی آپ گئے اور دس افراد کو تبلیغ کی۔ نیز تین عربوں سے بھی گفتگو کی۔

Ukerewe کے چھوٹے سے جزیرے میں بھی آپ نے دورہ کیا یہاں کے ایریا کمشنر سے ملاقات کرکے انہیں Where Did Jesus Die? کتاب دی۔ آپ نے یہاں بعض افراد سے گفتگو بھی کی۔

شہر موانزا میں بھی آپ نے تبلیغ کرنے کی مساعی سرانجام دیں۔ یہاں کے سکولوں میں آپ نے جاکر مسلمان طلباء کو نماز باترجمہ سکھائی اور لکھوائی نیز مشکوٰۃ کی کچھ احادیث و دیگر اسلامی عقائد بتائے۔

آپ نے دوروں کا ایک اور پروگرام بھی بنایا یہ دورے اردگرد کے ۲۵۰ میل کے علاقہ میں پھیلی ہوئی بستیوں کے تھے۔

دکانوں، ہوٹلوں اور بازاروں میں تبلیغ کی۔ ایک بہائی سے آپ نے تبادلہ خیالات کیا۔ نیز ۵ چینیوں سے ہستی باری تعالیٰ پر گفتگو کی۔ یہ دورہ بھی بہت کامیاب رہا۔ اور اس دوران کافی لٹریچر فروخت ہوا۔

درس و تدریس کا سلسلہ حسب معمول جاری رہا۔

بکوبہ مشن

بکوبہ میں ہمارے افریقن مبلغ شیخ یوسف عثمان صاحب مصروفِ عمل ہیں جو کہ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان پاس کرکے آئے ہیں۔

آپ نے ایک رومن چرچ میں اسلام پر تقریر کی جس سے بفضلہ تعالیٰ سامعین بہت متاثر ہوئے۔ اسی موقعہ پر ایک جرمن سے آپ کی واقفیت ہو گئی۔ اسنے ہمارا اخبار خریدا۔

ہر اتوار کو آپ جیل خانہ میں جاکر قیدیوں کو قرآنِ مجید سکھاتے رہے۔ دو تین سپاہی بھی شوق سے شامل ہوتے رہے۔

بکوبہ کی بندرگاہ پر اکثر جہازوں کے آنے کے ایام میں آپ جاکر تبلیغ کرتے اور لٹریچر فروخت کرنے کی سعی کرتے رہے۔

آپ نے سرکاری دفاتر میں جاکر افسران سے ملاقات کی اور ان سے مذہبی گفتگو کی آپ نے پانچ بار قریبی علاقوں میں تبلیغی دورے کئے۔ جن افراد کو آپ نے تبلیغ کی انہیں مذہبی لیڈر، ٹیچر، طلباء اور سرکاری افسران شامل ہیں۔ نیز ایک پادری سے خاص طور پر آپ نے تبادلہ خیالات کیا۔

درس و تدریس:۔ بفضلہ تعالیٰ آپ روزانہ درس حدیث دیتے رہے نیز ۲ طلباء کو روزانہ شام کے وقت قرآنِ مجید پڑھاتے رہے۔

مندرجہ بالا مشنوں کے علاوہ ٹانگا۔ موشی ماچامے، ارنگا اور دیگر علاقوں میں بھی افریقن مبلغین و احبابِ جماعت تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں۔

چندہ وقفِ جدید ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احمدی بچوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کتنا احسان ہے کہ آپ نے احمدی بچوں میں دین کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ایک خصوصی تحریک فرمائی کہ ہر احمدی لڑکا ہو یا لڑکی جو سولہ سال سے کم عمر کا ہو ایک اٹھنی ماہوار وقفِ جدید کے چندہ میں ادا کریں۔ اگر ایک گھر میں زیادہ بچے ہوں اور استطاعت نہ رکھتے ہوں تو مل کر بھی دے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جہاں ربوہ کی ناصرات نے عظیم الشان قربانی کا نمونہ دکھایا ہے وہاں ناصرات بیرون از ربوہ نے بہت ہی کم توجہ کی ہے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر ہر جگہ کی ناصرات نے یکساں عمل کرنا ہے۔ دفتر وقفِ جدید سے حاصل شدہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ یکم جنوری ۱۹۶۹ء سے ۲۰ مئی ۱۹۶۹ء تک یعنی پانچ ماہ میں ربوہ کی ناصرات نے پندرہ سو روپیہ چندہ وقفِ جدید ادا کیا ہے اور اس کے مقابل میں باقی سارے پاکستان کی ناصرات نے صرف ساڑھے نو سو روپے۔ یہ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ سیکرٹریانِ ناصرات اور عہدہ داران لجنات اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کر رہیں۔ ہمارا سب سے بڑا اور اہم فرض خلیفہ وقت کی اطاعت ہے باقی سب کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں عہدہ داران لجنہ و ناصرات اپنی قوتیں بروئے کار نہیں لاتیں تو باقی کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

پس تمام لجنات اپنے ہاں ناصرات کی تنظیم کو مضبوط کریں اور تمام سیکرٹریان ناصرات اس کمی کو اگلے مہینوں میں پورا کرنے اور قربانی کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

ایک افسوسناک وفات

علاقہ اروشہ کے ایک نہایت مخلص افریقن دوست الحاج احمد عکاشی صاحب مورخہ ۹ تبلیغ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور مخیر دوست تھے۔ جماعتی کاموں میں نہایت شوق سے حصہ لینے والے اور مالی قربانیاں کرنے والے تھے۔ آپکو تبلیغ کا جنون تھا چنانچہ اپنے علاقہ میں آپنے اکثر بڑے افسران کو اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی۔ آپنے اپنے ایک قریبی قصبہ دار کے ایک یتیم بچے کی بڑی محبت سے پرورش کی اور پھر اسے اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ ربوہ میں بغرض حصول تعلیم دینی بھیجا۔ یہ نوجوان (محمد عبدی) اب جامعہ میں زیر تعلیم ہے۔

وفات سے قبل مرحوم نے اپنے تمام خاندان کو جمع کرکے ان کے سامنے اپنی آخری وصیت ٹیپ ریکارڈ کی۔ اس وصیت میں آپنے تمام خاندان کو جماعت احمدیہ سے ہر دم وابستہ رہنے کی وصیت کی اور کہا کہ اس بات میں ذرہ بھر شبہ نہیں کہ اسوقت روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس میں شامل ہو کر انسان آنحضرت ﷺ سے سچی محبت کر سکتا ہے۔ اسی وصیت میں آپنے اپنے مکانوں میں سے ایک مکان جماعت کے نام وقف کیا اور کہا کہ جلد ہی مکان جماعت کے نام رجسٹر کروایا جائے چنانچہ رجسٹریشن کی کارروائی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ مرحوم ایک دلیر اور مخلص مبلغ تھے۔

والدہ مرحومہ کی یادیں

مکرم جمشید ہاشمی صاحب ایم اے ابن حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ

ہر بچے کو اپنی ماں پیاری ہوتی ہے۔ اور شفقتِ مادری اور ماں کی قربانی و ایثار تو ضرب المثل ہے۔ لیکن بعض ماؤں کی شفقت اور محبت کا یہ جذبہ اپنے بچے تک ہی محدود نہیں رہتا۔ بلکہ وسعت پذیر ہو کر اپنی قوم یا جماعت کے بچے بچیوں کی بہبود و بہتری کے لئے بھی وقف ہو جاتا ہے۔ ایسی ہستیوں میں سے میری والدہ مرحومہ استانی سکینۃ النساء بیگم تسکین رضی اللہ عنہا تھیں۔

اوائل ۱۸۹۷ء میں جب نور احمدیت کی لَو ضلع گجرات کے ایک چھوٹے سے گاؤں گولیکی تک پہنچی تو ہمارے خاندان کے تقریباً سب چھوٹے بڑوں نے امام وقت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اپنا مرشد و پیشوا تسلیم کر لیا۔ ایسے رفیع الشان موعود کا پہلے ہی سے انتظار تھا۔ سب نے اپنی قلبی سعادت مندی اور روحانی دوراندیشی کی وجہ سے علیٰ وجہ البصیرت پہنچان کر اپنی اپنی قندیلیں روشن کر لیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

انہی سعید روحوں میں ایک بارہ تیرہ سالہ دیہاتی ماحول میں پرورش شدہ لڑکی بھی تھی۔ جو صبح سے لیکر شام تک کبھی اپنے خسر مولانا امام الدین صاحب فیض رضی اللہ عنہ سے عربی صرف و نحو کے سبق لیتی۔ کبھی اپنے والد محترم پیر محمد رمضان صاحب رضی اللہ عنہ سے گلستان و بوستان پڑھتی اور پھر اردو خوش نویسی و انشاء پردازی اور کتابیں پڑھکر اپنے خاوند حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ سے ہدایات لیتی۔ اور پھر اپنی ساس "مریم بیگم" رضی اللہ عنہا کے ہمراہ چکی پیستی۔ چرخہ چلاتی اور گاؤں کے کوئیں سے گاگریں اٹھا کر لاتی۔ شام کے وقت باہر کھیتوں سے ساگ پات اور چارہ کا گٹھا سر پر اٹھا کر لاتی پھر رات گئے تک گاؤں کی لڑکیوں کو پڑھاتا۔ تعویذ لکھکر دینا۔ دم درود دھاگے ڈورے وغیرہ کا شغل جاری رہتا۔ لیکن پھر احمدیت قبول کر لینے کے بعد آہستہ آہستہ یہ سب لغویات اور رسم و رواج کی بندشوں سے انہیں آزاد کر دیا گیا اور صرف تعلیم و تدریس اور تحریر و تصنیف کا شوق ترقی کرتا گیا۔

قادیان سے جو اخبارات اور کتب موصول ہوتیں۔ انہیں باقاعدگی سے پڑھتیں۔ حتیٰ کہ البدر اور الحکم میں "ایک احمدی خاتون از گولیکی یا گجرات" کے نام سے اور ملک کے اس زمانہ کے مشہور رسائل و اخبارات مثلاً تہذیب النسواں۔ عصمت وغیرہ میں مسلمان مستورات کے اخلاقی و تربیتی موضوعات پر ان کے مضامین کثرت سے چھپتے رہے۔ (البدر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء) میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو ان کی نظم شائع ہوئی ہے اور دوسرے البدر میں باقاعدہ خواتین کا کالم جاری کرنے کی تجویز بھی میری والدہ مرحومہ کی طرف سے پیش کی گئی اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اس کالم میں باقاعدہ لکھا کروں گی۔ اس کے بعد کے فائل دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس وعدہ کو خوب نبھایا ہے اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تین چار مرتبہ قادیان حاضری دیتی رہی ہیں۔ تاہم جلسہ سالانہ ۱۹۰۸ء کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر مستقل طور پر قادیان آکر آباد ہو گئیں۔

۱۹۰۹ء سے قبل دو بچے "جمشید ثانی" اور "خورشید احسن" چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اور خاوند (حضرت قاضی اکمل رضی اللہ عنہ) بھی کم و بیش نو سال تک بستر علالت پر دراز رہے۔ ان کے والد بزرگوار (میرے نانا) بھی چل بسے تھے۔ الغرض دونوں میاں بیوی کے لئے خدا تعالیٰ نے کچھ اور ہی مقدر کر رکھا تھا۔ قادیان سے دور کس طرح رہ سکتے تھے؟ آخر دونوں نے دینی و دنیاوی فلاح و عافیت اسی میں پائی کہ اپنے ہادی و رہنما کے قدموں میں آ ڈیرے جمائیں ؎

کیوں گولیکی میں رہتا۔ کیا ہو چاہتا کوئی
ہم قادیان کے اکمل اور قادیان ہمارا

اگرچہ حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ ۱۹۰۶ء سے ہی قادیان میں رہتے تھے۔ لیکن والدہ مرحومہ جنوری ۱۹۰۹ء کو قادیان میں جب آئیں تو پھر مستقل رہائش کی صورت پیدا ہو گئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:۔

"مسز اکمل نے قادیان میں آتے ہی ایک وومن کلب قائم کیا اور یہاں کے رہنے والی تعلیم یافتہ بیبیوں میں تحریک کی کہ جب دار الامان مرکز اسلام ہے اور تمام قوم کا مرجع یہی مقام ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہاں مستورات کے ماہوار جلسے نہ ہوں جس میں اپنے فرقے کی بہتری و بہبودی کے لئے تجاویز سوچی جائیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس جمعہ ۱۸ مئی کو مستورات کا ایک جلسہ ہوا۔ ۔ ۔ ۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد (ام مظفر سلمہا) دختر ڈاکٹر بشارت احمد اہلیہ مرزا محمود احمد (حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا) و اہلیہ قاضی اکمل (والدہ خاکسار) نے اپنے اپنے مضامین امیر المومنین کی زوجہ محترمہ کی صدارت میں سنائے۔ ۔!"

(البدر ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء صفحہ ۶)

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل میں آپ نے قادیان میں پہلا باقاعدہ گرلز سکول جاری کیا۔ اس بارے میں البدر ۷ اجون ۱۹۰۹ء صفحہ ۱ پر یہ خبر شائع ہوئی:۔

"انجمن نے مسز اکمل کی خدمات مدرسہ تعلیم الاسلام کی زنانہ شاخ کے لئے محفوظ کر لی ہیں۔"

الغرض حضرت والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے قادیان میں ہجرت کر آنے کے بعد اپنی تمام تر صلاحیتیں اور اوقات سلسلہ کی خدمت میں وقف کر دی تھیں۔ پھر وہ اپنے گاؤں کبھی کبھار ہی جایا کرتی تھیں۔ حتیٰ کہ اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر بھی نہیں گئیں چنانچہ ایک مضمون میں جہاں ان کی طرز تحریر اور اسلوب بیان بھی نمایاں ہے وہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ انہیں قادیان سے کتنا عشق تھا۔ اس کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"آہ! کیا مبارک وقت تھا کہ میں اپنی پیاری والدہ مغفورہ سے اجازت لے کر یہاں آئی جس کا میرے دل میں آرزو اور شوق اسقدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ اس فکر میں شبانہ روز گزرتا اور رو رو کر دعائیں مانگتی کہ بار الٰہی کب تیرے پیاروں کا کلام سنوں گی۔ اور کب یہ آرزو پوری کروں گی کہ میرا انجام بخیر ہو۔ آئی صرف چار دن کے لئے تھی مگر حضرت استاذی و مرشد و مولیٰ خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصائح اور پیاری دل میں اثر کر دینے والی باتوں نے خدا کی قسم مجھے یہیں کا کر دیا! آہ میری والدہ مغفورہ کو میری جدائی کا بے حد صدمہ پہنچا۔ جو مرتے دم تک ان کی زبان پر جاری تھا۔ مگر میں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔"

(البدر ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۹)

آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ سفید لباس پر سفید برقع ہوتا اور ہاتھ میں عصا کرتے کے اوپر مخملی ویسکٹ اور جیب میں گھڑی۔ ایک دفعہ آپ کسی ادبی و علمی مجلس خواتین میں شمولیت کے لئے لاہور گئیں۔ وہاں بڑی بڑی متعلم و ثروت خواتین کے سامنے اپنا ایک مضمون پڑھا۔ قادیان واپسی پر آپ لکھتی ہیں:۔

"میری ایک معزز نوازش فرما نے مجھے فرمایا تھا۔ جو مہمان بی بی آتی تھیں ہم نے اسے ملنا ہے ۔ ۔ ۔ لیکن ۔ ۔ ۔ پھر اُن کی شاندار دعوت نہ ہو۔ یا تمہارے سجے کمرے نہ دیکھیں یا تمہارا بھڑکدار لباس نہ دیکھیں تو پھر شاید وہ قدر تمہاری ان کے دل میں نہ رہے" ــــ سو میری پیاری بہنو! میں آپ کو نہایت زور سے عرض کرتی ہوں کہ اگر آپ ہمارے عمدہ کپڑے عمدہ زیور دیکھنا چاہتی ہیں اگر ہمارے شاندار کمرے دیکھنا چاہتی ہیں اگر ہماری نمائشی دعوتیں کھانا چاہتی ہیں۔ تو خدا کی قسم ہم اس سے معذور ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ محض اللہ کے لئے آئے ہیں"

(البدر ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۰)

المختصر اس زمانہ میں اُن کے بعض بڑے معرکۃ الآراء مضامین شائع ہوئے مثلاً

(۱) ۔ کیا اولاد خدا کی یاد سے روکتی ہے؟
البدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

(۲) ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے؟
البدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء

(۳) جہیز
البدر ۱۵ اپریل ۱۹۰۹ء

(۴) ہماری بناوٹی زینتیں
البدر ۱۳ مئی ۱۹۰۹ء

(۵) ازدواج ثانی ضروری ہے
البدر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء

(۶) ازدواج ثانی اور آوارہ مسافر کی کہانی
البدر ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء

مضمون نمبر ۵ (ازدواج ثانی ضروری ہے) پر ایڈیٹر البدر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا نوٹ ہے کہ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر مرد لکھتے ہوئے

ہیں لیکن مضمون نگار [illegible] نے کمال جرأت [illegible]

نتیجہ دینیات دہم سنہ ۶۹ء نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

10th B	فریدہ بشیر	۸۸/۱۰۰	اوّل
10th A	امۃ السمیع راشدہ	۸۷/۱۰۰	دوم

رول نمبر	نام طالبات	دینیات ۱۰۰ کل نمبر
۲۹۳۴	امۃ الشکور	۲۱
۳۲۷۰	حبیب النساء	۲۲
۳۱۹۰	بشریٰ آسان	۳۶
۳۴۵۶	طیبہ مدثر	۴۶
۳۴۵۹	امۃ الرشید بادی	۳۹
۳۴۶۳	امۃ الرفیق	۴۸
۳۴۶۷		۲۲
۳۴۶۱	سیدہ رشیدہ	۲۵
۳۴۷۷	عذرا شہناز	۴۲
۳۴۴۰	امۃ الشکور کشور	۵۴
۳۴۸۳	نجمہ نسرین	۵۵
۳۴۸۵	مبارکہ قریشی	۳۹
۳۴۹۲	ریحانہ مرزا	۵۰
۳۴۹۴	طاہرہ شہناز	۶۱
۳۴۹۵	بشریٰ کوثر	۶۲
۳۵۱۷	بشریٰ شریف	۸۳
۳۵۴۵	رضیہ فردوس	۶۴
۳۵۷۳	امۃ السمیع راشدہ	۸۷
۳۶۱۷	امۃ الحمید فوزیہ	۴۰
۳۸۵۱	نصرت جہاں	۲۲+۱
۴۲۰۱	طاہرہ جبیں	۲۴
۴۲۰۳	نزہت فرزانہ	۶۳
۴۲۵۱	طاہرہ سلطانہ	۲۵
۴۲۷۰	امینہ خالدہ	۲۶
۴۳۲۶	منیرہ	۲۰
۵۴۶۷	امۃ الولی	۴۳
۵۴۷۵	نادرہ	۴۲
۵۴۷۷	امۃ الرشید	۵۰
۵۴۷۸	حمیدہ ہما	۶۱
۵۴۸۱	امۃ الشکور	۶۳
۵۴۸۲	ناصرہ	۴۹
۴۶۱۳	فریدہ	۴۲
۴۶۵۶	مریم صدیقہ	۴۶
۴۶۵۷	ناصرہ تبسم	۳۳
۴۷۲۳	قرۃ العین	۲۸
۵۰۱۸		۳۷
۵۰۴۹	صالحہ شگفتہ	۴۰
	راشدہ شاہد	۳۷
۳۹۹۷	طاہرہ بشریٰ جبیں	۴۰
	فاخرہ	۳۳
۵۰۲۲	امۃ الحکیم نصرت	۳+۳۰

10th B

رول نمبر	نام طالبات	دینیات
۴۶۹۲	نسیم اختر	۴۸
۴۹۹۳	ماجدہ ریحانہ	۳۷
۳۵۰۵	امۃ النصیر	۳۱+۲
۳۴۴۸	مجیدہ بیگم	۴۲
۳۵۲۰		۴۴

رول نمبر	نام طالبات	دینیات
۳۵۱۵	ریحانہ فرحت	۵۱
۳۵۰۹	بشریٰ	۳۹
۳۵۱۱	سیدہ راشدہ پروین	۳۰+۲
۳۵۰۸	نصرت پروین	۲۳
۳۵۰۳	مبشرہ خانم	۳۵
۳۴۸۶	امینہ فوزیہ	۳۶
۳۴۷۹	صادقہ پروین	۴۷
۳۴۷۳	نذیرہ	۵۴
۳۲۲۲	طاہرہ مبشرہ	۵۳
۳۴۷۱	بشریٰ راشدہ	۲۳
۴۶۴۷	حمیدہ قدسیہ	۶۵
۳۵۲۸	ناصرہ پروین	۶۶
۳۵۲۹	امۃ الباسط	۵۱
۳۵۳۰	عابدہ شمیم نور محمد	۸۲
۳۵۲۲	رفیقہ صداقت	۷۱
۳۵۳۳	زرمسرت	۲۸
۳۵۸۷	رفعت شاہدہ	۵۹
۳۵۸۵		۴۳
۳۵۸۸	ثریا خانم	۸۷
۳۵۹۹	امۃ الرحمان	۳۰+۲
۳۶۰۰	امۃ الرشید قاضی دین محمد	۴۰
۳۶۰۶	نعیمہ فرحت	۳۴
۳۶۰۸	خالدہ بیگم	۵۱
۳۶۱۹	بشریٰ پروین	۲۹
۳۶۵۲	فریدہ بشیر	۸۸
۳۶۵۳	امۃ السمیع	۲۲
۳۶۵۴	نعیمہ	۳۲+۱
۳۹۲۸	عابدہ نصیر	۵۹
۳۹۳۷		۱۸
۴۰۲۴		۵۶
۴۲۴۹	امتیاز افضل	۴۲
۴۲۹۲	امۃ الواسع ریحان	۲۸
۴۳۶۹	امۃ القدوس فوزیہ	۴۸
۴۵۸۵	شمیم اختر	۵۳
۴۶۱۷	خالدہ برکت	۶۸
۴۶۶۴	شاہدہ اسحٰق	۴۵
۴۹۶۱	فرخ یاسمین	۳۶

10th C

رول نمبر	نام طالبات	دینیات
۴۰۱۲	بشریٰ رشید	۳۳
۴۰۱۱		۳۶
۳۹۷۳	امۃ السمیع	۴۶
۳۷۵۲	امۃ الشکور	۶۱
۴۰۱۳	طیبہ رشیدہ باجوہ	۲۶
۴۴۲۱	ارشد بیگم	۴۳
۴۳۱۵	امۃ الرشید	۲۶

رول نمبر	نام جماعت	دینیات
۴۳۰۲	مسعودہ بی بی	۳۳
۴۱۹۶	صدیقہ نصرت	۳۲
۳۶۰۲	ناصرہ پروین	۶۵
۴۱۳۷	امۃ الرفیق	۲۵
۴۳۵۶	امۃ الودود	۲۳
۴۳۹۵	شفقت نصیر	۳۴
۳۳۸۳	زینت اسلام	۵۴
۴۵۸۴	زہرہ بیگم	۱۷
۴۵۷۱	شمیم عزیز	۲۲
۴۶۱۰	امۃ المنان	۴۵
۴۶۶۰	سلمیٰ نسرین	۲۰
۴۳۶۰	فوزیہ بٹ	۵۶
۴۶۵۵	بشریٰ بیگم	۳۴
۳۷۳۹	سلمیٰ منور	۳۴
۳۷۲۲	شاہینہ	۳۵
۴۷۲۳	مسرت	۵۰

رول نمبر	نام جماعت	دینیات
۴۶۶۲	امۃ النصیر	۱۳
۴۶۹۰	سلیم اختر	۴۵
۴۶۶۸	امۃ الرؤف	۳۷
۴۶۶۹	امۃ النصیر مشتاق	۲۵
۴۱۶۳	ناصرہ پروین	۴۹
۳۶۹۳	امینہ ث د	۳۳
۳۷۲۱	شاہین روحی	۵۰
۳۵۹۴	حمیدہ شاہدہ	۷۱
۳۵۷۵	امۃ الباسط	۳۳
۳۵۷۱	ناصرہ افغانی	۳۲+۲½
۳۵۷۰	نصرت	۳۴
۳۵۶۸	سلیمہ اختر	۵۵
۳۵۶۷	عقیلہ شمس	۳۸
۳۵۵۴	شمیم اختر	۴۰

(ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہمیں تحریک جدید کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق حق وصداقت کے ایک مینار سے ہے۔ ایک مینار جتنا بلند ہو۔ اتنی ہی اس کی روشنی پھیلتی ہے۔ ..... پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس نور کو پھیلانے کے لئے جو اس زمانہ میں روشنی دینے کی غرض سے دنیا میں نازل ہوا ہے۔ زیادہ سے زیادہ کوشش کریں اور روحانیت کے اس مینار کو اپنی جسمانی اور مالی قربانی کی بنیاد پر کھڑا کریں اور اسے اتنا بلند لے جائیں کہ اس کی روشنی ساری دنیا میں پھیل سکے۔"

اس کار خیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اراکین انصار اللہ کو خصوصیت سے ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے۔ پس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے اپنی پوری جدوجہد فرمائیں تاکہ ہماری زندگیوں میں ہی اسلام کی روشنی دنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے۔ آمین

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اعظم صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گذشتہ سال سے امراض قلب میں مبتلا ہیں۔ کافی علاج کے باوجود تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ اب مرض کی شدت کے باعث میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بھی لمبے عرصہ سے شدید کھانسی اور نزلہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ شفایابی کے لئے احباب کی دعاؤں کا سخت محتاج ہے۔

خاکسار طالب دعا مظفر حسین ناشر تحریک جدید محلہ دارالیمن ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی نضل اللہ صاحب ورایک ماہ سے سخت بیمار ہیں تمام بہن بھائی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار حبیب اللہ طارق محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ میرا بڑا بھائی غلام احمد امسال بی اے کا امتحان دے رہا ہے اور عزیزم جمیل احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے ہر دو بھائیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نورالدین سرگودھا)

کھانے پینے کی چند عام اشیاء!

بظاہر بدبودار لیکن حقیقت میں لہسن ایک نہایت مفید ترکاری ہے ہم اسے کم مقدار میں استعمال کرتے ہیں لیکن اس کا استعمال ضرور کرنا ہے۔ قدیم یونانی اطباء اس کی افادیت کے قائل تھے اب یورپین اور امریکی محققین بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ لہسن میں بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے

جدید تحقیقات شاہد ہیں کہ نزلے زکام سے محفوظ رکھنے بلکہ ان کا علاج کرنے میں لہسن نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس میں جراثیم کش صفات بھی پائی جاتی ہیں اسلئے وہ ہمیں جراثیم کے حملوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے بلڈ پریشر کو معمول پر رکھنے کے لئے لہسن بے بدل پایا گیا زیادہ بلڈ پریشر کے مریض اسے نہایت مفید پائیں گے مشہور ہے کہ اگر ایسا مریض لہسن کا ایک ٹکڑا روزانہ پانی کے ساتھ نگل لیا کرے تو اس کا دل آرام سے رہے گا لیکن اگر آپ اس میں ذائقہ پیدا کرنا چاہیں تو پودینے یا سبز دھنیئے کے ساتھ اسے پیس کر اسے چٹنی کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

حال ہی میں کچھ کوڑھیوں پر لہسن استعمال کیا گیا اور طبیب اس نتیجے پر پہنچا کہ کوڑھ سے نجات دلانے میں بھی لہسن نہایت مفید ہے۔ چار مریض اس کے استعمال سے مکمل طور پر شفایاب ہو گئے۔ مزید تحقیقات جاری ہیں۔

محققین بتاتے ہیں کہ لہسن کا جوہر (ایلی سین) جراثیم کش صلاحیت کا حامل ہوتا ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ کوڑھ کے مریض اس کے استعمال سے اچھے ہو گئے اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے آپ لہسن باقاعدگی سے استعمال کرتے رہیئے۔

تازہ مچھلی انسان کے لئے نہایت مقوی غذا ہے نہ صرف یہ کہ مچھلی میں پروٹین بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے بلکہ وہ بعض ضروری حیاتین کا بھی خزانہ ہوتی ہے ان میں بعض ایسے معدنی اجزاء بھی ہوتے ہیں جو ہمیں عام غذاؤں سے حاصل نہیں ہوتے کوشش کیجئے کہ مچھلی آپ کی غذا میں شامل رہے۔

حال ہی میں ماہرین غذا میں یہ بحث شروع ہو گئی ہے کہ کونسی مچھلی بہتر ہے دریائی یا بحری۔ اب تک تو دریاؤں اور تالابوں کی تازہ مچھلی ہی بہتر سمجھی جاتی تھی لیکن حال ہی میں محققین کا ایک ایسا گروہ وجود میں آیا ہے جو سمندر کی مچھلی کو ترجیح دیتا ہے اور اسی کی سفارش کرتا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ شہروں کے بڑھنے نیز صنعت و حرفت کی ترقی اور کارخانوں کی وجہ سے ہمارے دریا اور تالاب گندگی کے گڑھے بن گئے ہیں دن رات ان میں اتنی غلاظت شامل ہوتی رہتی ہے کہ پانی کی کثرت کے باوجود مچھلیوں کا اس غلاظت اور نقصان رساں جراثیم سے پاک و محفوظ رہنا ناممکن ہو گیا ہے اس کے برعکس سمندر اپنی وسعت و عظمت کی وجہ سے اس گندگی سے ہنوز محفوظ ہیں لہٰذا بحری مچھلی دریائی مچھلی کے مقابلہ میں زیادہ صاف ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ تازہ حالت میں آپ تک پہنچ جائے۔

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور، فون نمبر ۲۶۲۳

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیزم شیخ احسان الٰہی خلف برادرم شیخ فیروز دین صاحب مرحوم آف ۱۸ سلطان پورہ روڈ۔ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الحفیظ بنت مکرم برادرم مرزا محمد یعقوب صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے بعد نماز عصر بروز جمعہ مطابق ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ (شیخ خادم حسین جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

اس زمانہ میں دین کی خدمت کرنے والوں کا بلند مقام

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

۱۔ "ایک ہماری جماعت ہی ہے جس کا ایثار محض خدا کے لئے ہوتا ہے اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں"

۲۔ "اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو دنیا کی آئندہ اصلاح کے بانی ہم ہوں گے اور جو عظیم الشان تغیر پیدا ہو گا اس کے ثواب کے حقدار ہوں گے"

اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے انصار کی عمر میں پہنچ کر بدرجہ اولیٰ کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ اس عمر کے بعد پھر اصلاح احوال کے لئے انسان کوئی مزید مہلت نہیں پا سکتا پس ہمارے محبوب امام نے تحریک جدید کی جو خدمت ہمارے سپرد کی ہے اسے دل و جان سے بجا لانا تمام انصار کا فرض اولین ہے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پرتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

درخواست دعا

خاکسار آج کل مالی مشکلات کا شکار ہے اس لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے (محمد سلیم اعوان، جوہ ضلع دادو)

۲۔ میری بھابی صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے۔ آمین۔ (قمر شاہی ملک سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا)

۳۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب مرحوم پنوکی) عرصہ سے دمہ کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بندگان تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری امی جان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں کچھ دنوں سے میں بھی بیمار ہوں میری صحت کے لئے بھی دعا فرماویں۔

(بیگم ماسٹر عبدالرحمٰن سیکرٹری مال واہیں تانہ ضلع بہاولپور)

تعلیم القرآن کا دورِ جدید

خدام الاحمدیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خصوصی خطاب

کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تعلیم القرآن کے سلسلہ میں خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعت اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔ کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اس نوجوان کی عمر سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے آپ اپنے روحانی بینک یا خزانہ، اگر یہ لفظ اس جگہ کے لئے استعمال ہو جہاں خزانہ رکھا جاتا ہے) کو اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ بھر سکتے ہیں۔ لمبی عمر ہے جس شخص نے کئی فصلیں کاٹنی ہوں اس کے گھر میں دانے بہت زیادہ ہوں گے۔ اگر وہ دانے جمع کرے اور اگر دانے بیچے تو مال زیادہ ہوگا لیکن جس شخص نے ایک فصل کاٹنی ہو یا دو فصلیں کاٹنی ہوں تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بے شک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں مل جائیں زیادہ کے ہم امیدوار نہیں۔ ان نعمتوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے۔ پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔"

اس سلسلہ میں حضور نے مزید فرمایا ہے:۔

"اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ جن دوستوں کے پاس تفسیر صغیر نہیں ہے انہیں تفسیر صغیر خرید لینی چاہیئے کیونکہ وہ ترجمہ بھی ہے اور مختصر تفسیری نوٹ بھی اس میں ہیں عام سمجھ کا آدمی بھی بہت سی جگہوں میں صحیح حل تلاش کر لیتا ہے جو اس کے بغیر اس کے لئے مبہم رہیں۔"

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ہر خادم باقاعدہ اور مسلسل قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتا رہے۔ متعلقہ عہدیداران خدام الاحمدیہ نگرانی فرمائیں اور معین اعداد و شمار درج کرتے ہوئے اپنی رپورٹ میں ارسال فرماتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت کی ۶ طالبات کا اعزاز

جناب ڈائریکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی اطلاع کے مطابق جامعہ نصرت ربوہ سے ۱۹۶۸ء میں بی اے کا امتحان دینے والی طالبات میں سے مندرجہ ذیل طالبات کو گورنمنٹ سکالرشپ کا مستحق قرار دیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان طالبات کے لئے مبارک کرے اور ان کے لئے بیش از بیش ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

۱۔ نصرت تنویر
۲۔ امینہ بیگم
۳۔ شاہدہ نجمہ
۴۔ فرحت احمد
۵۔ ریحانہ سعید
۶۔ شمیم اختر

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مکرم محمد اسلم صاحب قریشی کی ربوہ سے روانگی

مکرم محمد اسلم صاحب قریشی اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے مورخہ ۲۸ مئی کو بذریعہ چناب ایکسپریس تشریف لے گئے۔ ریلوے سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں مکرم قریشی صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں بیش از بیش خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سادہ و پُروقار الوداعی تقریب

امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے طلباء جماعت دہم کو جماعت نہم کے طلباء نے پُرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ ۲۸۔ ماہ ہجرت ۱۳۴۸ ہجری شمسی مطابق ۲۸ مئی ۱۹۶۹ء کی شام کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک سادہ و پُروقار الوداعی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں جماعت نہم کے طلباء نے امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے طلباء جماعت دہم کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔

اس تقریب میں حسبِ ہدایت صدارت کے فرائض محترم ملک حبیب الرحمن صاحب قائم مقام ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے سکول کے طلباء و ممبران سٹاف کے علاوہ بعض ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر تعلیمی ادارہ جات کے بعض سربراہ حضرات نے بھی شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز اقتدار احمد اسد متعلم جماعت ہشتم نے کی بعدہ عزیز عبدالجلیل نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ عزیز مبشر احمد صاحب نمائندہ جماعت نہم نے طلباء جماعت دہم کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں نمائندہ جماعت دہم عزیز محمد اقبال نے تقریر کرتے ہوئے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔

صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آپ نے طلباء پر واضح فرمایا کہ تحصیل علم کا زمانہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ انسان خواہ کتنا ہی علم حاصل کرلے پھر بھی وہ طالب علم ہی رہتا ہے کیونکہ علم کی کوئی انتہا نہیں اسی لئے قرآن مجید میں ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرنے کی تلقین کی گئی ہے کہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے میرے رب میرے علم کو بڑھاتا اور اس میں اضافہ کرتا رہ۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ زندگی بھر اپنے آپ کو طالب علم ہی تصور کرتے رہیں۔ اور طلب علم میں کوشاں رہیں۔ آپ نے انہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء ہونے کی حیثیت میں اپنی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے اور ربوہ کی سوغات کے طور پر دنیا بھر میں محبت الٰہی اور محبت رسول ؐ کے تحفے بانٹنے اور دوسرے لوگوں کی خدمت میں پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

صاحب صدر کی نصائح سے پُر تقریر کے بعد محترم ملک حبیب الرحمن صاحب قائم مقام ہیڈ ماسٹر نے بھی طلباء سے خطاب کرکے انہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی درخشندہ روایات کو اپنے قول و فعل سے درخشندہ تر بنانے اور اپنی مادر علمی کا دنیا میں نام روشن سے روشن تر کرنے کی نصیحت فرمائی اور آخر میں صاحب صدر اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے امتحان میٹرک میں طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

آخر میں محترم صاحب صدر نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ امتحان میٹرک میں شامل ہونے والے جملہ طلباء کا حامی و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے فضل سے نمایاں طور پر کامیاب فرمائے۔ آمین!